مثنوی مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ

ہست قرآں در زبانِ پہلوی

مولانا جلال الدین رومیؒ

مترجم

قاضی سجاد حسین

بیدار کردنِ ابلیس حضرت امیر المومنین معاویہؓ را کہ برخیز کہ وقت نماز ست

شیطان کا حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیدار کرنا کہ اٹھئے نماز کا وقت ہے

در خبر آمد کہ خالِ[1] مومناں — بود اندر قصر خود خفتہ شباں

قصہ میں مذکور ہے کہ مسلمانوں کے ماموں — رات کے وقت اپنے محل میں سو رہے تھے

قصر را از اندروں دربستہ بود — کز زیارتہائے مردم خستہ بود

محل کا دروازہ اندر سے بند تھا — کیونکہ وہ لوگوں سے ملاقات سے تھک گئے تھے

ناگہاں مردے اُورا بیدار کرد — چشم چوں بکشاد پنہاں گشت مرد

اچانک اُن کو ایک شخص نے جگا دیا — جب اُنہوں نے آنکھ کھولی وہ شخص چھپ گیا

گفت اندر قصر کس را رہ نبود — کیست کایں گستاخی و جرأت نمود

بولے محل میں کسی (کے آنے) کا راستہ نہ تھا — کون ہے جس نے یہ گستاخی اور ہمت کی؟

گرد برگشت و طلب کرد آں زماں — تا بیابد زاں نہاں گشتہ نشاں

اُنہوں نے چکر لگایا اور فوراً جستجو کی — تاکہ اس چھپے ہوئے کا پتہ لگا لیں

از پس دُر مدبرے را دید کو — درپس پردہ نہاں می کرد رُو

در کے پیچھے اُنہوں نے ایک پشت پھیرے ہوئے کو دیکھا کہ وہ — پردے کے پیچھے منہ چھپا رہا تھا

گفت ہی تو کیستی نام تو چیست — گفت نامم فاش ابلیس شقی ست

فرمایا خبردار! تو کون ہے تیرا کیا نام ہے؟ — اُس نے کہا میرا نام بدبخت شیطان مشہور ہے

جواب گفتن مر حضرت امیر المومنین معاویہؓ را

حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کو جواب دینا

گفت بیدارم چرا کردی بجد — راست گو بامن مگو برعکس[2] و ضد

اُنہوں نے کہا تو نے مجھے کوشش کر کے کیوں جگایا؟ — سچ بتا مجھ سے اُلٹی اور خلاف (بات) نہ کہنا

گفت ہنگامِ نماز آخر رسید — سوئے مسجد زودی باید دوید

اُس نے کہا نماز کا وقت آخر ہو گیا ہے — مسجد کی جانب جلد دوڑ جانا چاہئے

عَجِّلُوا الطَّاعَاتِ قَبْلَ الْفَوْت گفت — مصطفیٰ چوں گوہر معنی بسُفت

عبادات کو فوت ہونے سے پہلے پورا کرو فرمایا ہے — مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معنی کے موتی پروئے

گفت نے نے ایں غرض نبود ترا — کہ بخیرے رہنما باشی مرا

اُنہوں نے کہا نہیں نہیں تیرا یہ مقصد نہ ہو گا — کہ کسی بھلائی کے لئے تو میری رہنمائی کرے

---

[1] خال۔ ماموں۔ حضرت امیر معاویہ حضرت ام حبیبہ ام المومنین زوجہ النبیؐ کے بھائی ہیں اس طرح اس اعتبار سے وہ مسلمانوں کے ماموں ہیں۔ قصر۔ حضرت امیر معاویہؓ لوگوں کی ملاقاتوں سے تھک کر محل کے اندر کا دروازہ بند کر کے سو گئے تھے۔ رہ نبود۔ یعنی دروازہ بند تھا اندر آنے کا راستہ کھلا ہوا نہ تھا۔ گستاخی۔ یعنی نیند سے بیدار کرنا۔ جرأت۔ یعنی بلا اجازت محل میں آنا۔ مدبر۔ پشت پھیرنے والا۔ بدبخت۔ لاقی۔ ظاہر۔ مشہور۔ جد۔ کوشش۔

[2] برعکس۔ یعنی واقعہ کے خلاف۔ ہنگام۔ وقت۔ باید دوید۔ یعنی تا کہ نماز قضا نہ ہو جائے۔ عجلوا۔ یعنی وقتی عبادت کا وقت ختم ہونے سے پہلے اور غیر وقتی عبادت فوت ہونے سے پہلے ادا کرو۔ گفت۔ حضرت معاویہؓ نے شیطان سے کہا تو اللہ کے اسم مضل کا مظہر ہے تجھ سے خیر کی راہنمائی ممکن نہیں ہے۔

دُزد آید از نہاں در مسکنم — گویدم کہ پاسبانی می کنم
جور چھپ کر میرے گھر میں آئے — (اور) مجھ سے کہے کہ میں چوکیداری کر رہا ہوں
من کجا باور کنم آں دُزد را — دُزد کے داند ثواب و مُزد[1] را
میں اُس چور کا کب یقین کر سکتا ہوں؟ — چور ثواب اور مزدوری کو کیا جانے؟
خاصہ دُزدے چوں تو قطاع الطریق — ازچہ رُو گشتی چنیں بَرمن شفیق
خصوصاً تجھ جیسا ڈاکو چور — تو مجھ پر ایسا مہربان کیوں بنا؟

جواب گفتن ابلیس لعین بارِ دوم حضرت امیر المومنین معاویہؓ را

لعین شیطان کا دوسری بار حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کو جواب دینا

گفت ما اوّل فرشتہ بودہ ایم — راہِ طاعت را بجان پیمودہ ایم
اُس نے کہا میں شروع میں فرشتہ تھا — میں نے فرمانبرداری کا راستہ (دل و) جان سے طے کیا ہے
سالکانِ راہ را محرم بدیم — ساکنانِ عرش را ہمدم بدیم
میں راہ (خدا) کے سالکوں کا راز دار تھا — عرش کے رہنے والوں کا ساتھی تھا
پیشۂ اوّل کجا از دل رَوَد — مہر اوّل کے ز دل بیروں شود
پہلا پیشہ دل سے کہاں نکلتا ہے؟ — پہلی محبت دل سے کب نکلتی ہے؟
در سفر گر روم بینی یا ختن[2] — از دلِ تو کے رود حب وطن
سفر میں تو خواہ روم کو دیکھے یا ختن کو — تیرے دل سے وطن کی محبت کہاں جاتی ہے؟
ماہم از مستانِ ایں مے بودہ ایم — عاشقانِ درگہ وَے بودہ ایم
ہم بھی اس شراب کے مستوں میں سے رہے ہیں — اس کے دربار کے عاشقوں میں سے رہے ہیں
ناف ما بر مہر اُو ببریدہ اند — عشق او در جانِ ما کاریدہ اند
ہماری ناف اُس کی محبت پر کٹی ہے — اُس کا عشق ہماری جان میں بویا گیا ہے
روزِ نیکو دیدہ ایم از روزگار — آبِ رحمت خوردہ ایم اندر بہار
زمانہ سے ہم نے اچھا وقت دیکھا ہے — (موسم) بہار میں ہم نے رحمت کا پانی پیا ہے
نے کہ مارا دست فضلش کاشتہ است — از عدم مارا نہ اُو برداشتہ است
کیا ہمیں اُس کی مہربانی کے ہاتھ نے نہیں بویا ہے؟ — کیا وہ ہمیں عدم سے اُٹھا کر نہیں لایا ہے؟
اے بسا کز وے نوازش دیدہ ایم — در گلستانِ رضا گردیدہ ایم
ہم نے اُس کی بہت سی نوازشیں دیکھی ہیں — ہم اُس کی رضا کے باغ میں ٹہلے ہیں

---

[1] ثواب و مزد۔ انسان دوسرے کی بھلائی یا ثواب کے لئے کرے گا یا اجرت کے لئے، چور کو ان دونوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ قطاع الطریق۔ راہ زن، ڈاکو۔ گفت۔ شیطان نے امیر معاویہؓ سے کہا میں ایک زمانہ میں معلم الملکوت تھا۔ محرم۔ رازدار۔ ساکنانِ عرش۔ فرشتے۔ پیشۂ اوّل۔ فرشتوں کو تعلیم دینا اور نیکی کی رہنمائی کرنا۔ در سفر۔ وطن کی محبت ابتدائی محبت ہے وہ کسی حالت میں نہیں جاتی خواہ انسان کسی دوسرے بہتر شہر میں جا بسے۔

[2] ختن۔ چین کا ایک مشہور شہر ہے۔ ایں مے۔ یعنی عشق خداوندی کی شراب۔ وَے۔ یعنی خدائے تعالیٰ۔ ناف بر مہر۔ کسے بریدن، کسی سے پیدائشی محبت ہونا۔ رحمت۔ یعنی رحمت خداوندی۔ نے کہ۔ جب اس کے اس قدر احسانات ہیں تو ہمارے دل میں اس کی محبت کیسے نہ ہوگی۔

امام ابن کثیر معاویہ رض کے بارے میں کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابو سفیان کے کاتب وحی ہونے پر اجماع ہے

بعدها ، واستخلفه رسول الله على المدينة لما تبوك . قال ابن عبد البر في الاستيعاب : كان شديد السمرة طويلا أصلع ذا جثة [1] وكان من فضلاء الصحابة ، وكان ممن اعتزل الفتنة واتخذ سيفا من خشب . ومات بالمدينة سنة ثلاث وأربعين على المشهور عند الجمهور ، وصلى عليه مروان بن الحكم . وقد روى حديثا كثيراً عن النبي ﷺ . وذكر محمد بن سعد عن علي بن محمد المدايني بأسانيده أن محمد بن مسلمة هو الذي كتب لوفد مرة كتابا عن أمر رسول الله ﷺ .

ومنهم رضي الله عنهم معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي وستأتي ترجمته في أيام إمارته إن شاء الله . وقد ذكره مسلم بن الحجاج في كتابه عليه السلام . وقد روى مسلم في صحيحه من حديث عكرمة بن عمار عن أبي زميل سماك بن الوليد عن ابن عباس أن أبا سفيان قال : يا رسول الله ثلاث أعطنيهن ؟ قال « نعم ؟ » قال تؤمرني حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين ، قال « نعم ؟ » قال ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك ، قال « نعم ؟ » الحديث . وقد أفردت لهذا الحديث جزءا على حدة بسبب ماوقع فيه من ذكر طلبه تزويج أم حبيبة من رسول الله ﷺ ، ولكن فيه من المحفوظ تأمير أبي سفيان وتوليته معاوية منصب الكتابة بين يديه صلوات الله وسلامه عليه ، وهذا قدر متفق عليه بين الناس قاطبة ، فأما الحديث قال الحافظ ابن عساكر في تاريخه في ترجمة معاوية هذا أخبرنا أبو غالب بن البنا أنبأنا أبو محمد الجوهري أنبأنا أبو علي محمد بن احمد بن يحيى بن عبد الله العطشي حدثنا احمد بن محمد البوراني ثنا السري بن عاصم ثنا الحسن بن زياد عن القاسم

جنگ جمل میں دونوں فریقین کا جنتی ہونا

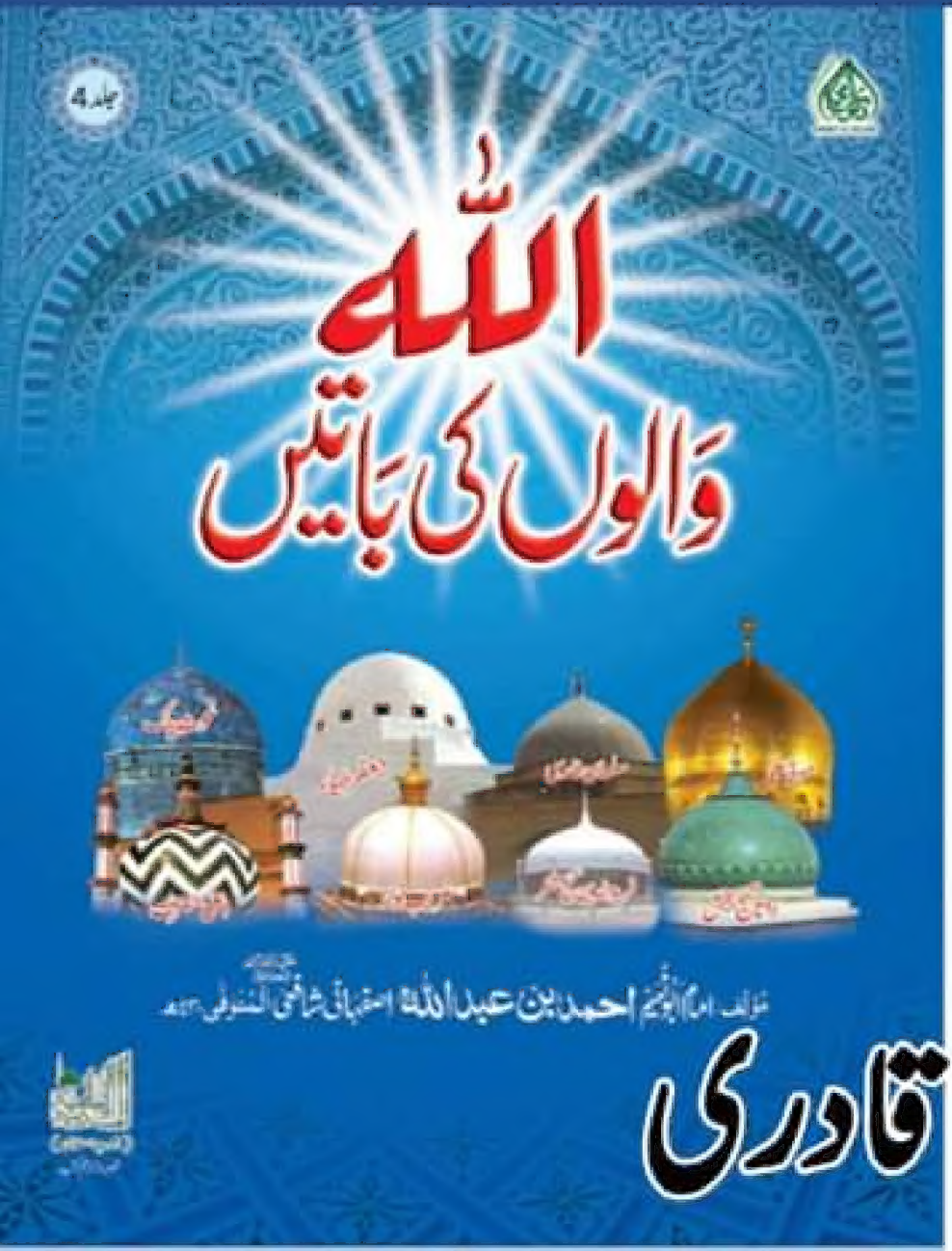

تعالیٰ علیہ نے اللہ عزوجل کے فرمان:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (پ ۲۷، الرحمٰن: ۲۹) ترجمہ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے کاموں میں سے ہے کہ جس کا وقت پورا ہو گیا ہے اسے موت دیتا ہے، ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے تصویر بناتا ہے، جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے اور قیدیوں کو آزاد کرتا ہے۔

دونوں فریق جنتی ہیں:

﴿5100﴾... حضرت سیدنا ابو وائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: حضرت سیدنا عمرو بن شرحبیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور سامنے گنبد بنے ہوئے ہیں، میں نے کہا: یہ کس کے لیے ہیں؟ کہا گیا: کلاع اور حوشب کے لیے کہ وہ دونوں حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا: عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ کہا گیا: تمہارے سامنے۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ جواب ملا: جب وہ اللہ عزوجل سے ملے تو اسے بہت زیادہ بخشنے والا پایا (یعنی وہ معاف کر دیے گئے)۔

بے وضو نماز پڑھنے کا عذاب:

﴿5101-02﴾... حضرت سیدنا عمرو بن شرحبیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا جب اسے قبر میں اتارا گیا تو فرشتے اس کے پاس آئے اور کہا: ہم تجھے اللہ عزوجل کے عذاب سے سو کوڑے ماریں گے۔ اس شخص نے اپنے نماز روزے اور جہاد وغیرہ کا ذکر کیا یہاں تک کہ فرشتے کمی کرتے کرتے دس کوڑوں تک پہنچ گئے، وہ شخص پھر منت سماجت کرنے لگا یہاں تک کہ صرف ایک کوڑا سزا باقی رہ گئی، فرشتوں نے کہا: ہم تجھے ایک کوڑا تو ضرور ماریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک کوڑا مارا جس سے پوری قبر میں آگ شعلہ زن ہو گئی اور وہ شخص بے ہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا: تم نے مجھے یہ کوڑا کس وجہ سے مارا؟ فرشتوں نے کہا: ایک دن تو سو کر اٹھا اور وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لی اور ایک [illegible] کے لیے پکار رہا تھا لیکن تو نے اس کی مدد نہیں کی۔

ابو معاویہ

حضرت امیر معاویہؓ شیعوں کی معتبر کتاب سے اہلبیت میں شمار کیے جاتے ہیں

جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ ہم علوی اور سفیانی دونوں اہلبیت ہیں۔

معانی الاخبار صفحہ ۳۴۶

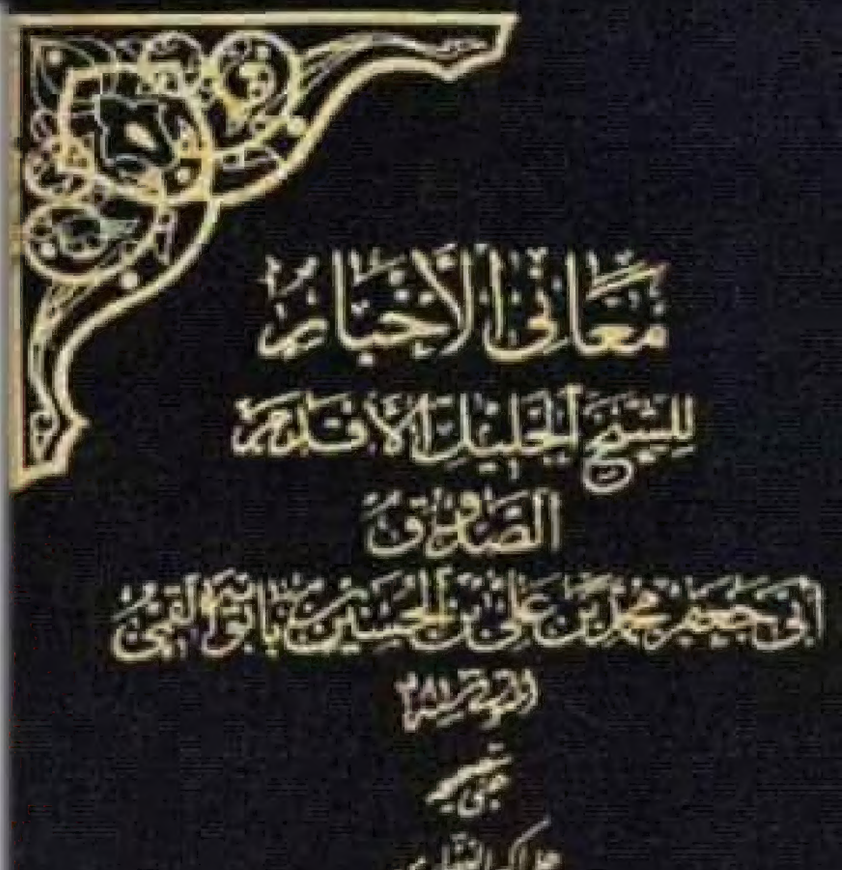

٣٤٦ـ علّة استعانة رسول الله ﷺ بمعاوية في كتابة الوحي

قُمص ، والقُمص الغليظ العنق ، الشديد الظُّهر من كلّ شيء ، والقُمص الشيخ الكبير والقُمص ضِبْس الحديد والفعل : قمص يقمص قَمصاً ، والجمع قُمصان وقُمص . والقَمَد من الإبل الرافعة صدرها وزيها والاقعنساس شدّة و التقاعس هو من «تقاعس فلان» إذا لم ينهض [1] والرجس ما كُلّف و تقاعس حيّ من تميم .

﴿ باب ﴾

﴿ معنى قول الصادق عليه السلام: أنا وآل أبي سفيان أهل بيتين ﴾ ﴿ تعادينا في الله عزّ وجلّ ﴾

٩ ـ حدّثنا الحسين بن أحمد بن الوليد ـ رحمه الله ـ قال : حدّثنا محمد بن يحيى العطّار ، وأحمد بن إدريس جميعاً ، عن محمد بن أحمد بن يحيى بن عمران الأشعري ، عن البزنطي ، عن الحكم بن سالم ، عمّن حدّثه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّا وآل أبي سفيان أهل بيتين تعادينا في الله ، قلنا : صدق الله وقالوا : كذب الله ، قال أبو سفيان رسول الله ﷺ وقال معاوية علي بن أبي طالب عليه السلام وقال يزيد بن معاوية الحسين بن علي عليه السلام والسفياني قائل القائم عليه السلام .

﴿ باب ﴾

﴿ معنى استعانة النبي صلى الله عليه وآله بمعاوية في كتابة الوحي ﴾

١ ـ حدّثنا محمد بن موسى بن المتوكل ـ رضي الله عنه ـ قال : حدّثنا عبد الله بن جعفر الحميري ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن [illegible] ، عن أبي حمزة الثمالي ، قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : [illegible] بن يديه ، وأهوى بيده إلى خاصرته بالسيف ، من أورد [illegible] بالسيف ، فرآه رجل ممّن سمع ذلك من رسول الله ﷺ يوماً و هو يخطب بالسيف على الناس فاخترط [2]

(١) كذا في النسخ التي بأيدينا والأصوب والذي يقتضيه من الاشتقاق . (ر)
(٢) اخترطه : سلّه .

شہزاد

ابن عباسؓ کا امیر معاویہؓ کے بارے میں اقرار تم میرے رشتے دار ہو اہل بیت سے ہو تمہارا باپ میرے باپ کا دوست تھا

شیخ صدوق اپنی کتاب خصائل کے صفحہ نمبر ۱۱۶ پر فرماتا ہے

پھر ابن عباسؓ نے اللہ کہ حمد و ثناء کے بعد کہا کہ تم نے یہ بات کہی ہے میں تجھے رسولؐ کی قرابت کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں یہ بات تم پر اور ہر اس مسلم جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے واجب ہے یہ وہ اجر ہے جس کا رسولؐ اللہ نے تم سے سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ کہتا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی سورت شورہ آیت نمبر 23 اے رسول کہ دو کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ میرے اہل بیعت سے محبت کرو.... تم نے کہا کہ میں تیرے رشتہ داروں اور اہل بیت میں سے ہوں یہ ٹھیک ہے مگر اس سے مراد صلہ رحمی ہے مجھے اپنی جان کی قسم پہلے کی نسبت اب زیادہ صلہ رحمی کرتے ہو پہلے والی غلطیوں کے ذمہ داری نہیں ہو کہتے ہو کہ میرا باپ تیرے باپ کا دوست تھا یہ ٹھیک ہے تمہارا یہ کہنا کہ میں زبان قریش کا زعیم اور فقیہ ہو یہ باتیں تو تمہیں بھی دی گی ہیں مگر تم نے اپنے شرف اور بزرگی سے انکار کر دیا اور مجھے فضیلت دے دی ہے

یہ کہہ کر معاویہ چپ ہو گیا۔ پھر ابن عباسؓ نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد کہا کہ تم نے یہ بات کہی ہے۔ میں تجھے رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں۔ یہ بات تم پر اور ہر اس مسلم جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے واجب ہے۔ یہ وہ اجر ہے جس کا رسول اللہ نے تم سے سوال کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (سورۃ شوریٰ۔ آیت نمبر ۲۳) (اے رسول) کہہ دو کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرو۔ جو شخص رسول اللہ کی بات نہ مانے گا وہ نقصان میں رہے گا رسوا ہو گا منہ کے بل دوزخ میں جائے گا۔ تم نے کہا کہ میں تیرے رشتہ داروں اور اہل بیت میں سے ہوں۔ یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس سے مراد صلہ رحمی ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم پہلے کی نسبت اب زیادہ صلہ رحمی کرتے ہو پہلے والی غلطیوں کے ذمہ دار نہیں ہو؟ کہتے ہو کہ میرا باپ تمہارے باپ کا دوست تھا۔ یہ ٹھیک ہے پہلے شاعر کی بات اس پر گواہ ہے

ساحفظ ودی من اخی فی حیاتہ — و احفظہ من بعدہ فی الاقارب

میں محبت اس وقت تک کروں گا جب تک وہ زندہ ہے — اس کے بعد میں اپنے اقارب سے محبت کروں گا

ولست لمن لا یحفظ العہد واثقا — و لا ھو عند النائبات بصاحبی

میں ان میں نہیں جو وثوق سے اپنے وعدے کا خیال رکھے — میں مصیبت کے وقت اپنے ساتھی کا خیال نہیں رکھتا

تمہارا یہ کہنا کہ میں زبان قریش کا زعیم اور فقیہ ہوں۔ یہ باتیں تو تمہیں بھی دی گئی ہیں مگر تم نے اپنے شرف اور بزرگی سے انکار کر دیا اور مجھے فضیلت دے دی ہے۔ اس بارے میں شاعر اول کا قول گزرا ہے

وکل کریمہ للکرام مفضل — یراہ لہ اھلا و ان کان فاضلا

ہر کریم انسان صاحب فضیلت ہے — اگر وہ صاحب فضیلت ہے تو ایسا ہی ہے

١٦٤

كتاب الخصال

للشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى ٣٨٨ هـ

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

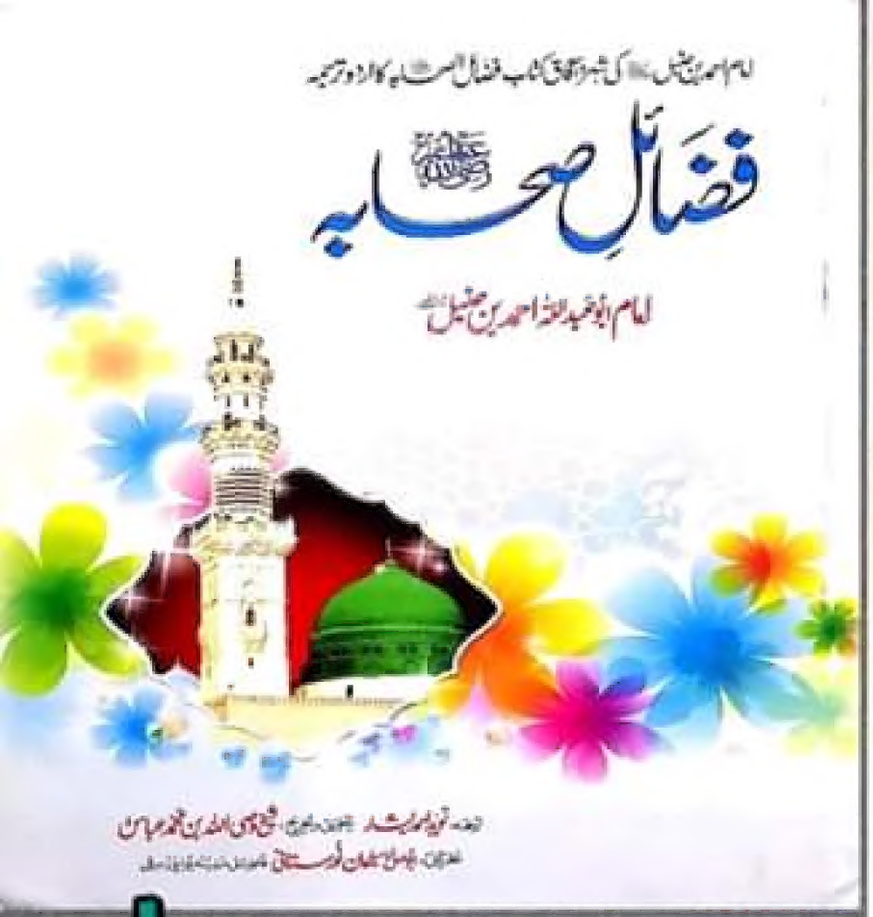

امام احمد بن حنبل جیسے عظیم محدث کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے نام پر اپنی کتاب میں باب باندھنا

فضائل سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

[1748] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن معاوية عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعونا إلى السحور في شهر رمضان قال هلموا إلى الغداء المبارك ثم سمعته يقول اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب

۱۷۴۸۔ سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلایا اور فرمایا: آؤ برکت والی صبح کا کھانا کھاؤ، پھر میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور عذاب سے بچا لے۔ ❶

[1749] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو المغيرة قثنا صفوان قال حدثني شريح بن عبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا لمعاوية بن أبي سفيان اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب

۱۷۴۹۔ شریح بن عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور عذاب سے بچا دے۔ ❷

[1750] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا أبو هلال قثنا جبلة بن عطية عن مسلمة بن مخلد أو عن رجل عن مسلمة بن مخلد أنه رأى معاوية يأكل فقال لعمرو بن العاص إن بن عمك هذا المخضد ما إني أقول ذا وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم علمه الكتاب ومكن له في البلاد وقه العذاب

۱۷۵۰۔ مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تو سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: میں تمہارے چچا کے اس بہت کھانے والے بیٹے کے بارے میں کیا کہوں؟! اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم، شہروں پر غلبہ عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛
تخریج: سنن ابی داؤد: 2/303؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 4/1/327؛ مسند الامام احمد: 4/127؛ سنن النسائی: 4/145

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسال الحدیث صحیح بشواہدہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/127؛ کتاب السنۃ للخلال: 2/460

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاع بین جبلۃ بن عطیۃ ومسلمۃ؛ تخریج: العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: 1/272

ارسلان احمد اصمعی قادری

مجالس صدوقؒ

(ترجمہ امالی شیخ صدوقؒ)

تالیف

الشیخ الصدوق بن بابویہؒ
ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی
متوفی سال 381 ہجری

ناشر
ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

(۲) اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ ضرار ابن ضمرہ نہشلی۔ معاویہ بن ابوسفیان کے پاس گیا تو معاویہ نے اُس سے کہا میرے سامنے علیؑ کے اوصاف بیان کرو اُس نے کہا مجھے اِس سے معاف رکھیں معاویہ نے کہا اے ضرار ڈرو مت بیان کرو۔ ضرار نے کہا خدا علیؑ پر اپنی رحمت نازل فرمائے وہ ہمارے درمیان ہماری ہی مانند تھے ہم جس وقت بھی اُن کی خدمت میں جاتے تو وہ اپنی قربت ہمیں عطا فرماتے جب بھی ہم اُن سے کوئی سوال کرتے تو وہ بیان فرماتے ہم جب بھی انہیں دیکھنے جاتے تو ہم سب محبت فرماتے اُنہوں نے کبھی اپنے دروازے ہمارے لیے بند نہیں کیے اور نہ ہی دروازے پر نگران مقرر کیا اور خدا کی قسم انہوں نے ہر حال میں ہمیں اِس طرح اپنے قریب رکھا کہ وہ خود ہم سے زیادہ ہمارے قریب تھے اُن کی ہیبت اسقدر تھی کہ ہم اُن سے بات

کرنے کی تاب نہ رکھتے تھے اور اُن کی بزرگی اُن کے سامنے آغازِ سخن کی دعوت نہ دیتی تھی جب آپؑ مسکراتے تو آپؑ کے دندانِ مبارک موتیوں کی لڑی کی مانند دکھائی دیتے۔

معاویہ نے کہا اے ضرار مزید بیان کرو ضرار نے کہا خدا اپنی رحمت علیؑ پر نازل فرمائے خدا کی قسم وہ بہت زیادہ جاگنے اور بہت کم سونے والے تھے وہ شب و روز کی ہر ساعت قرآن کی تلاوت فرمایا کرتے انہوں نے اپنی جان خدا کی راہ میں دیدی اُن کی آنکھوں سے اشک جاری رہتے اور پردہ اُن کے لیے نہ گرایا جاتا۔ مال و دولت اُنہوں نے کبھی ذخیرہ نہ کیا اور نہ ہی کبھی خود کو اُس سے وابستہ رکھا وہ جفا کاروں سے نرمی نہ برتتے مگر بدخوئی نہ کرتے ہم نے اُنہیں اکثر محرابِ عبادت میں ہی کھڑے دیکھا اور جب رات ہوتی تو اپنے معبود کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے اور اپنی ڈاڑھی پکڑے اُس کے سامنے یوں کانپتے جیسے کوئی سانپ مارنے والا کانپ رہا ہوتا ہے جب آپؑ غمزدہ ہوتے گریہ فرماتے اور کہتے اے دنیا تو اپنا رخ میری طرف کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ میں تیرا مشتاق بنوں دور رہ، دور رہ کہ میں تجھ سے احتیاج نہیں رکھتا میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں تو رجوع نہیں کر سکتی اور فرمایا کرتے آہ، راستہ طویل ہے اور توشہ کم اور طریقہ سخت ہے۔ معاویہ نے یہ سنا تو گریہ کیا اور کہا اے ضرار خدا کی قسم علیؑ اسی طرح کے تھے خدا ابوالحسنؑ پر رحمت کرے۔

علاّمہ سیّد عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں جو حضرت امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے

۔(سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ حق کی نظر میں صفحہ نمبر 85 مطبوعہ دارالعرفان سبزہ زار لاہور، چشتی)

"وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے، قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمھارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔"

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی شان اللہ عزوجل بتاتا ہے، تو جو کسی صحابی پر طعنہ کرے اللہ تعالیٰ واحد قہار کو بھلاتا ہے اور ان کے [illegible] تعالیٰ عزوجل نے اسی آیت مبارکہ میں ان کا منہ بھی بند کر دیا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کرکے ساتھ ہی ارشاد فرمایا: وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرو گے۔ بایں ہمہ میں تم سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، اس کے بعد جو کوئی بکے اپنا سر کھائے، خود جہنم میں جائے گا۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:۔

وَمَنْ یَّکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَةَ۔ فَذَاکَ مِنْ کِلَابِ الْهَاوِیَةِ۔

"جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے، وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔"[1]

☆ محدث اہل سنت حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ امیر حزب الاحناف لاہور لکھتے ہیں:

1۔ (احکام شریعت ص ۱۱۹ طبع لاہور)

facebook.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/
facebook.com/afkarchishti/

صفین کے دونوں طرف کے اصحاب جنتی باغات میں ہیں

تأتلف عليه قلوبكم، ولا تذكروا غيره فتحرشوا الناس عليهم».

١٩٨٢ـ **حدثني** أبو حفص عمر بن أيوب السقطي، قال: حدثنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي، قال: حدثنا يحيى بن سعيد، عن سفيان قال: حدثني سليمان الأعمش، عن أبي وائل، عن أبي ميسرة قال: «رأيت في المنام قبابًا في رياض مضروبة، فقلت: لمن هذه؟ قالوا: لذي الكلاع وأصحابه، ورأيت قبابًا في رياض فقلت: لمن هذه؟ قالوا: لعمار وأصحابه، فقلت: وكيف وقد قتل بعضهم بعضًا؟ قال: إنهم وجدوا الله عز وجل واسع المغفرة».

١٩٨٣ـ **وحدثنا** أبو بكر محمد بن الحسين بن شهريار البلخي، قال: حدثنا فضل بن زياد، قال: حدثنا محمد بن هارون المقري، قال: حدثنا يزيد ابن هارون، قال: حدثنا العوام بن حوشب، عن عمرو بن مرة، عن أبي وائل قال: رأى عمرو بن شرحبيل أبو ميسرة ـ وكان من أفاضل أصحاب عبد الله بن مسعود ـ قال: «رأيت كأني دخلت الجنة فإذا قباب مضروبة فقلت: لمن هذه؟ قالوا: لذي الكلاع وحوشب ـ وكانا مع من قتل مع معاوية [رضي الله عنه] ـ فقلت: فأين عمار؟ قالوا: أمامك. قلت: وقد قتل بعضهم بعضًا؟! قال: لقوا الله عز وجل فوجدوه واسع المغفرة».

١٩٨٢ـ **إسناده**: صحيح إلى أبي ميسرة.

تخريجه:

لم أقف عليه عند غير المصنف.

١٩٨٣ـ **إسناده**: صحيح كسابقه.

كتاب الشريعة

للإمام المحدث أبي بكر محمد بن الحسين الآجري

المتوفى سنة ٣٦٠هـ

دراسة وتحقيق

الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي

كلية الدعوة وأصول الدين

جامعة أم القرى

الجزء الأول

دار الوطن

الرياض ـ شارع المطار ـ ص. ب ٣٣١٠

☎ ٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ نے دونوں گروہوں کو بخش دیا

LabaikYaMohavia

حضرت امیر معاویہ کی فضیلت میں بہت احادیث ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی

تاریخ الخلفاء

جلال الدین سوطی

فیضان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی اموی ابوعبدالرحمٰن۔ یہ اور ان کے والد فتح مکہ کے روز ایمان لائے۔ جنگ حنین میں شامل ہوئے مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ مگر بعد میں نہایت سچے مسلمان ہو گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے خلیفوں میں سے تھے۔ آپ سے ایک سو تریسٹھ حدیثیں مروی ہیں جن کو ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ابوالدرداء عمر برجلی نعمان بن بشیر ابن مسیب عبدالرحمٰن وغیرہم رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

آپ ہوشیاری اور حلم میں مشہور تھے۔ آپ کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہیں مگر بہت کم ثابت ہوئی ہیں۔

دعائے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام

ترمذی عبدالرحمٰن بن ابی عمیر صحابی سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا۔ اے اللہ اسے ہدایت کنندہ اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

احمد اپنی مسند میں عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب و حساب سکھا اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔

خلافت کا شوق

ابن ابی شیبہ مصنف میں اور طبرانی کبیر میں عبدالملک ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اے معاویہ جب تو بادشاہ ہو تو لوگوں سے اچھی طرح سلوک کرنا۔ اس وقت سے مجھے خلافت کا شوق رہا ہے۔

کسریٰ عرب

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لمبے خوبصورت اور مہیب شخص تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں کسریٰ عرب کہا کرتے تھے۔

رافضی دلالوں کے لئے فرمان شیر خدا۔ میرے اور معاویہ کے مقتولین جنتی ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے رافضی دلال پوری کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو مجروح کیا جاسکے انہیں صحابی کرام کی فہرست سے الگ کیا جاسکے مگر رافضی اور ان کے دلال کل بھی ناکام و نامراد تھے اور صبح قیامت تک رافضی اور ان کے دلال اپنے مقصد میں ناکام ہی رہیں گے اس لئے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول نے صحابی کرام کو اس بلندی پر رکھا ہے جس دیکھ کر رافضی دلال جلن حسد سے بھونک تو سکتے ہیں مگر ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی شیر خدا کے بیچ جو اختلاف اور اور جنگیں ہوئیں اس پر رافضی دلال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو گالیاں دیتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی تک کہہ دیتے ہیں، ایسے نام نہاد لوگ جو حب علی رضی اللہ عنہ کا دعوی رکھنے والے شاید حضرت مولا علی شیر خدا کا یہ فرمان بھول جاتے ہیں جس میں **حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں**

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثنا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ:

قَالَ عَلِيٌّ قَتْلَايَ وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ

میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنتی ہیں۔ معجم طبرانی جلد 19 صفحہ 307

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا تاکہ آنے والی نسلوں کو پتہ چلے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی بات پر اختلاف بھی جائے تب بھی وہ صحابیت سے خارج نہیں ہوتا صحابی ہی رہتا ہے اور اپنے اجتہاد پر ثواب اور جنت کا حقدار ہوتا ہے

(٦٨٦) حدثنا أبو يزيد القراطيسي ثنا المعلى الفقعاني ثنا محمد بن حبيب الخولاني عن أبي بكر بن عبدالله بن أبي مريم الغساني عن محمد بن زياد الالهاني عن عوف بن مالك الاشجعي قال : كنت قائلا في كنيسة باريحا وهي يومئذ مسجد يصلى فيه ، قال : فأتيته عوف بن مالك من نومته واذا معه في البيت أسد يمشي اليه فقام فزعا الى سلاحه فقال له الاسد مه انما أرسلت اليك برسالة لتبلغها ، قلت من أرسلك؟ قال : أرسلني اليك الله لان تعلم معاوية الرحال انه من أهل الجنة ، قلت من معاوية ؟ قال ابن أبي سفيان .

(٦٨٧) حدثنا قيس بن مسلم البخاري ثنا قتيبة بن سعيد ثنا سعيد بن عبدالجبار ثنا أبو بكر بن عبدالله بن أبي مريم ثنا ثابت مولى أبي سفيان قال : غزوت مع معاوية بن أبي سفيان أرض الروم فوقع ثلب في رحله فنادى يا عباد الله المسلمين ، فكان أول من أجاب معاوية ، فنزل ونزل الناس فقالوا لكفي الاصبر ، فقال : ألا انه بلغني أنه أول من يفيت جبريل فاحببت أن أكون الثاني .

(٦٨٨) حدثنا الحسين بن اسحاق التستري ثنا الحسين بن أبي السري العسقلاني ثنا زيد بن أبي الزرقاء عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم قال قال علي : قتلاي وقتلى معاوية في الجنة .

(٦٨٩) حدثنا الحسين بن اسحاق التستري ثنا يوسف بن

---

٦٨٦ - قال في المجمع (٩/٣٥٧) وفيه أبو بكر بن أبي مريم وقد اختلط

٦٨٧ - قال في المجمع (٩/٣٥٧) وفيه سعيد بن عبدالجبار الزبيري

https://www.facebook.com/Fikr.E.Raza.pael